100703 ـ كيا لڑكى كسى نيك و صالح شخص كو كہہ سكتى ہے كہ اس كے ليے خاوند تلاش كرے ؟

سوال

دين كا التزام كرنے والى ايك لڑكى نيك و صالح نوجوان سے شادى كرنا چاہتى ہے، كيونكہ اس كے ليے جتنے رشتے آئيں گے غالبا وہ ديندار نہيں، اس لڑكى نے اپنى مشكل ايك عالم دين كے سامنے پيش كى اور يہ بھى ايك ليٹر كے ذريعہ تھى.
عالم دين نے ايك كاغذ پر كچھ سوالات لكھ كر ديے كہ اس كے جواب ديے جائيں جس ميں لڑكى اوصاف اور نسب اور خاوند كے بارہ ميں صفات طلب كى گئى تھيں، وہ عالم دين ہمارى شادى كسى نيك و صالح اور دين والے نوجوانوں كے ساتھ كرنا چاہتا ہے.
كيا اس لڑكى كو يہ قدم اٹھانا چاہيے يا نہيں ؟ كيونكہ كئى ايك مشكلات كا سامنا ہے، سب سے بڑى مشكل يہ ہے كہ لڑكى كے گھر والوں كا اس كا علم نہيں، اسے خدشہ ہے كہ كہيں اس رشتہ سے انكار نہ كر ديا جائے.
يہ علم ميں رہے كہ لڑكى كى عمر ابھى بيس برس ہے، برائے مہربانى آپ اس كے ليے جو بھى رائے مناسب سمجھتے ہيں اس كے ساتھ لڑكى كى راہنمائى كر كے اللہ تعالى سے اجروثواب حاصل كريں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورت كے ليے شادى كا مطالبہ كرنا اور نيك و صالح خاوند تلاش كرنے ميں كوئى حرج نہيں؛ خاص كر اس دور ميں جبكہ فتنہ و فساد كى بھرمار ہو چكى ہے، بلكہ يہ تو اس كے كمال عقل اور حسن تصرف كى دليل ہے.

امام بخارى رحمہ اللہ نے انس رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ:

" ايك عورت رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئى اور آ كر اپنے آپ كو پيش كرتے ہوئے كہنے لگى: اے اللہ كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا آپ كو ميرى ضرورت ہے ؟

انس رضى اللہ تعالى عنہ كى بيٹى كہنے لگى: يہ كتنى بےشرم اور بے حياء ہے ہائے كتنا غلط كام ہے كتنا غلط ہے.

وہ کہنے لگے: وہ تجھ سے بہتر تھی، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں رغبت رکھی تو اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کر دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5120).

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب یہ باندھا ہے کہ:

" عورت کا اپنے آپ کو نیك و صالح شخص پر پیش کرنا "

عینی رحمہ اللہ عمدۃ القاری میں رقمطراز ہیں:

انس رضی اللہ تعالی عنہ کا اپنی بیٹی کو یہ کہنا کہ:

" وہ تجھ سے بہتر تھی "

اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اپنے آپ کو کسی نیك و صالح شخص پر پیش کر سکتی ہے، اس شخص کے علم و فضل کی بنا پر عورت کی اس میں رغبت کی بنا پر، یا پھر علم و شرف یا کسی دینی خصلت کی وجہ سے عورت اپنے آپ کو پیش کر سکتی ہے، اور اس میں کوئی عار نہیں، بلکہ یہ تو اس عورت کے فضل پر دلالت کرتا ہے.

اور انس رضی اللہ تعالی عنہا کی بیٹی نے ظاہری صورت کو دیکھا تھا، اسے اس معنی کا ادراك اس وقت تك نہیں ہوا جب تك انس رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے " وہ تجھ سے بہتر تھی " کے الفاظ نہیں بولے.

لیکن جو عورت اپنے آپ کی کسی شخص پر دنیاوی غرض کی وجہ سے پیش کرتی ہے تو یہ سب سے قبیح اور فحش معاملہ ہے " انتہی

دیکھیں: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (20 / 113).

دوم:

شادی کے معاملہ میں کسی نیك و صالح شخص سے معاونت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا یہ کہ کوئی عورت اپنا معاملہ کسی قابل بھروسہ اور ثقہ نیك و صالح شخص پر پیش کرے کہ وہ اس کی شادی کرانے میں مدد کرے، اور جب اس عورت کے لیے آنے والے رشتوں میں کوئی بھی نیك و صالح شخص نہ ہو تو پھر اس کی معاونت کی ضرورت پیش آ سکتی ہے.

اس وقت کچھ قواعد و ضوابط کی شرط ہے کہ ان پر عمل کیا جائے:

۔ وہ شخص جو واسطہ بن رہا ہے وہ عورت کی تفصیلی صفات مطلع نہ ہو بلکہ اس کے عمومی امور کو ہی جاننا کافی ہے کہ عورت کا حسب و نسب کیا ہے، اور اس کی تعلیم اور کیا کام کرتی ہے، رہا یہ کہ وہ خوبصورت ہے یا نہیں یا اس طرح کے دوسرے امور تو بہتر یہی ہے کہ وہ اسے اپنی بیوی یا بہن وغیرہ کے ذریعہ معلوم کرے تا کہ حتی الامکان فتنہ سے دور رہا جائے.

۔ ان صفات کو معلوم کرنے کے بعد جو کوئی بھی اس عورت کا رشتہ حاصل کرنا چاہے تو اسے عورت کے گھر والوں سے رابطہ کرنا چاہیے، لیکن وہ خود عورت سے رابطہ نہ کرے، اصل یہی ہے اور پھر اس عورت کے لیے بھی احتیاط اسی میں ہے کہ وہ براہ راست اس شخص سے رابطہ مت کرے جو اس کا رشتہ حاصل کرنا چاہتا ہے، اور درمیان میں واسطہ بننے والے کو چاہیے کہ وہ ایسا شخص اختیار کرے جسے آپ کا ولی قبول بھی کر لے، اور وہ اس سلسلہ میں حسب و نسب اور معاشرتی برابری کا بھی خیال رکھے؛ تا کہ رشتہ کی طلب بار بار نہ ہو اور نہ ہی بار بار رشتہ سے انکار کیا جائے.

۔ جو شخص کسی عورت سے منگنی کا پختہ عزم رکھتا ہو اس کے لیے عورت کے علم اور لاعلمی دونوں صورتوں میں دیکھنا جائز ہے، تا کہ وہ اس کا رشتہ حاصل کرنے کا عزم کر سکے.

آپ کو چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی سے نیك و صالح خاوند کے حصول کی دعا مانگتی رہیں، اور اپنے کچھ کرنے سے قبل استخارہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور اس عورت کو توفیق سے نوازے اور سیدھی راہ دکھائے.

واللہ اعلم .